نقش حج در وحدت اسلامی

شیر محمد جعفری، روحانی دربار امام حسینؑ ممبئی

ہر عمل کا بامقصد ہونا لازمی ہے اور اگر کوئی عمل مقصد کا حامل نہیں ہوتا تو اسے فعل عبث کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ پس فریضہ حج کے سلسلے میں اگر لوگوں کے ذہن میں طرح طرح کے سوالات پیدا ہوں تو یقیناً یہ ایک طبیعی اور فطری امر ہوگا۔ چنانچہ فریضہ حج کی اہمیت وافادیت کے سلسلے میں ہشام نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنا سوال پیش کیا کیونکہ عظیم راز کی واقفیت انہیں لوگوں کو ہوا کرتی ہے جو خداوند عالم کی نمائندگی کا حوصلہ رکھتے ہیں اور ''ومن عندہ علم الکتاب'' کے مصداق ہیں۔ادارہ

امام سے سوال: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو حج اور طواف خانہ خدا کا حکم کیوں دیا ہے؟

امام نے فرمایا: اللہ نے مخلوقات کو پیدا کیا، امر ونہی کیا ہے کہ جس میں دین کی اطاعت کا راز اور ان کے دنیاوی امور میں مصلحت کارفرما ہے۔ حج میں اللہ نے مشرق اور مغرب والوں کا اجتماع قرار دیا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے سے واقفیت حاصل کریں اور ہر گروہ ایک شہر سے دوسرے شہر اپنی تجارت کے سامان لے جاکے منفعت حاصل کرے اور کرایہ پر کام کرنے والے اور اونٹوں کو سواری کے لئے دینے والے اس کے ذریعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے علاوہ آثار رسولؐ کی زیارت ومعرفت حاصل ہو اور ان کے اخبار (سنت وسیرت) کی شناخت پیدا ہو، ان کی یاد تازہ ہو اور انہیں فراموش نہ کردیا جائے۔ اور اگر ہر گروہ اپنے ہی شہر ودیار پر بھروسہ کرتا اور وہیں کے مال تک محدود ہوتا تو سب ہلاک ہوجاتے اور شہر تباہ وبرباد ہوجاتے۔ مال وسامان تجارت کی نقل وحرکت اور اس سے منفعت کا سلسلہ ختم ہوجاتا اور ایک دوسرے کے حالات سے آگاہ نہ ہو پاتے۔ یہ ہے فلسفہ حج۔

اور اسی طرح امام نے خلاصہ کے طور پر ایک پیغام اور دیا: جب تک خانہ کعبہ قائم ہے دین اسلام بھی قائم رہے گا جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ ایمان کو شرک سے پاک وصاف ہونے کے لئے اور حج کو دین کی جلوہ نمائی اور تقویت کے لئے لوگوں پر فرض کیا ہے۔

بعض لوگوں کے دل میں خیال آتا ہوگا کہ اللہ کو اپنا گھر بنوانا تھا تو کسی فرحت افزا مقام پر کسی سرسبز وادی میں بنایا ہوتا کہ حج کا حج ہوجاتا اور تفریح بھی ہوجاتی۔ لوگوں کے اس سوال کا جواب

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے یہ کہکر دیا ہے: کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ کو اولین اور آخرین کا جناب آدمؑ سے قیامت تک امتحان لینا ہے ایسے پتھروں کے ذریعہ جو نہ کسی کو نقصان پہنچاسکتے ہیں اور نہ فائدہ، دیکھتے ہیں اور نہ سنتے ہیں، تو اس کو اپنا محترم گھر قرار دیا۔ امام کا ارشاد ہے کہ مکان ایسی جگہ قرار دیا گیا جہاں اطاعت خدا کے علاوہ اور کوئی ذاتی فائدہ پیش نگاہ نہ ہو، دل پاک ہو، نیت پاک ہو، عمل خالص ہو، پیش نظر صرف اللہ کی خوشنودی اور مرضی ہو۔

قدرے غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ کتنا اتحاد ہے پیغام عبادت میں۔ مسجدوں کو مرکز عبادت قرار دینا، نماز جماعت کی تعلیم، ایک مہینہ میں روزوں کا فرض کیا جانا تاکہ بھوکے رہیں تو سب اور کھائیں تو سب، ایک ہی دن سب مسلمانوں کے لئے عیدین کا معین کرنا تاکہ خوش رہیں تو سب ایک ساتھ آیئے دیکھیں حج بیت اللہ میں خداوند عالم کس طرح دعوت اتحاد دیتا ہے۔ یہ حکمت خداوندی کا نتیجہ ہے کہ جب تمام دنیا سے آئے ہوئے مختلف عقائد وخیال اور مکاتب نظر کے افراد ایک دوسرے سے نزدیک ہوں گے، مل کر بیٹھیں گے، آپس میں گفتگو ہوگی، قریب سے سمجھنے کا موقع ملے گا تو بہت سی غلط فہمیاں دور ہوجائیں گی اور تفرقہ اندازوں کی غلط بیانیوں کا پردہ فاش ہوجائے گا۔

اسلام دین حکمت ہے، اس کا ہر قانون حکمت ومصلحت کا آئینہ دار ہے، اس کی عبادتوں میں اطاعت خالق کے ساتھ ساتھ ایسے ایسے راز پوشیدہ ہیں جو کہ بندوں کے لئے نہایت ہی فائدہ مند ہیں۔ یہ عبادت کا ایسا ایک فلسفہ اور راز ہے کہ اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ مگر حج ایک ایسی عبادت ہے جو تمام عبادتوں سے ممتاز ہے۔ حج ہی ایک ایسی عبادت جسے بقائے دین کا ذریعہ، مسلمانوں کے اتحاد کا ذریعہ، امت مسلمہ کے عروج وارتقاء کا راز، اسلام کی اعلیٰ ثقافت کا آئینہ داراور دشمنان اسلام و طاغوتی طاقتوں کی تباہیوں کا پیغام قرار دیا گیا ہے یایوں کہئے کہ حج وحدت مسلمین کا عظیم الشان شاہکار ہے۔ اسلام نے حج کے فریضہ کو اس لئے واجب قرار دیا ہے کہ سال میں ایک مرتبہ دنیا بھر کے تمام مسلمان تمام تر امتیازات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مکہ مکرمہ کی سرزمین پر جمع ہوں، اور ایک دوسرے سے ملیں ،روشناس ہوں، ایک دوسرے کی طرف اتحاد واتفاق کا ہاتھ بڑھائیں اور ایک دوسرے کے مسائل پرغور وفکر کریں۔ جب تک انسان کا زمین پر وجود ہے نقل مکان اور سفر کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ ابوبشر جناب آدمؑ کا نزول روایات کی بناپر سرندیپ میں ہوا لیکن وہ سفر

کرتے ہوئے حجاز تک تشریف لے گئے۔ کبھی آبادی کے اضافے سے اور کبھی حصہ زمین کے مادی وسائل کم نظر آئے تو لوگ گروہ درگروہ ضروریات زندگی کی تلاش میں وطن کو چھوڑ کر نئے وطن کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے۔ کبھی طاقتور قبائل نے حملہ آور ہوکر کمزور قبیلوں کو ترک وطن پر مجبور کردیا، کبھی سامان تجارت سے مالا مال قافلے کسب معاش کے لئے کارواں درکارواں رواں دواں ملے۔ کبھی سفر کا مقصد سیر وتفریح قرار پایا۔ کبھی لوگ تحقیق وجستجو کے فطری جذبے کی تسکین کے لئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرتے دکھائی دئے۔ مگر مذکورہ بالاتمام مقاصد سے بے نیاز گروہ در گروہ اور کارواں درکارواں سفر کی صعوبت برداشت کرنے والوں کا ایک سلسلہ اور بھی ملتا ہے جو ہزاروں برس سے اطراف واکناف کے پیش نظر یۂ سیاحت نہ جستجو وتحقیق، نہ ان کو کسی نے وطن سے نکالا ہے، ان کا مقصد سفر اور منزل مقصود ایک بے آب وگیاہ صحرا، ایک چٹیل میدان، ایک سنگلاخ زمین ہے، جہاں نہ مادی منافع کے امکانات ہیں اور نہ قابل دید عمارت وقصور، نہ فرحت افزا مرغزار، بلکہ ایک اولو العزم پیغمبرؑ کا اعلان ہے۔ یہ صدا اصلاب وارحام میں بسنے والوں تک پہونچی تھی اور ان کی ارواح نے لبیک کہی تھی۔ یہ وہی لوگ ہیں جو روحانی جذبہ وکشش کے ماتحت کچھ پیادہ پا اور کچھ سواریوں پر اس وعدے کی تکمیل کے لئے ہر طرح کی زحمتیں برداشت کرتے ہوئے بیابانوں، پہاڑوں اور جنگلوں کی مسافتیں طے کرتے ہوئے خلیل وذبیح کے ساختہ گھر کی طرف لبّیک اللّٰھم لبّیک کہتے ہوئے پہونچتے ہیں۔ فرمان خدا تھا: اے میرے خلیل ابراہیمؑ! لوگوں میں حج کا اعلان بھی کردیجئے تو دیکھئے گا کہ لوگ کیونکر آپ کے اعلان پر پاپیادہ اور لاغراندام تیز قدموں سے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دور دراز مقامات سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

آج جب کہ ہرطرح کی سفری سہولتیں حاصل ہیں۔ قیام کے لئے بہترین ہوٹل موجود ہیں پیسہ ہوتو آرام کا ہر سامان مہیا ہوسکتا ہے پھر بھی حج کرنے والوں سے یہ پوچھئے کہ لاکھوں کے اژدھام میں ان پر کیا گزرتی ہے ایک مرتبہ حج کرکے سمجھ میں آتا ہے کہ اللہ نے نمازیں پانچ وقت، روزے ہر سال میں ایک ماہ زکوٰۃ بقدر نصاب ہر پیداوار پر قرار دی لیکن حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ کیوں واجب کیا۔ اور پھر تصور کیجئے پہاڑوں، ریگ زاروں، بیابانوں، خطرناک درندوں اور وادیوں کا پاپیادہ اونٹوں گھوڑوں اور خچروں پر سفر کرکے سردوگرم حالات سے مقابلہ کرتے ہوئے جب کسی طرح زندہ بچ کر چند.....عمارات اور ایک نا تراشیدہ پتھروں سے بنائے ہوئے مربع مکان کی زیارت کے لئے

آنے والے آتے ہوں گے تو ان کے دل میں سوائے اللہ کی خوشنودی ، فرمان رسولؐ کی اطاعت، آخرت کے فائدوں اور اسلام ومسلمانوں کے لئے نیک خواہشات اور خیر خواہی کے جذبات کے علاوہ اور کیا جذبہ ہوتا ہوگا؟ ایسے فداکار جو ایک فریضہ کو بجالانے کے لئے کسی خطرہ کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے یوں جان کو جوکھم میں ڈال دیں اگر اسلام پر کوئی سخت وقت پڑجائے اور پورا اسلام خطرے میں ہوتو اپنی جان مال غرض سب کچھ نثار کرکے اسلام کی حفاظت کے لئے کیوں نہ آمادہ ہوجائیں گے۔

آیئے دیکھیں حج بیت اللہ کس طرح دعوت اتحاد دیتا ہے۔ اگر صرف خانہ خدا میں جانا کافی ہوتاتو وقت معین نہ ہوتا۔ جوں جوں وقت گذرتا جارہا ہے یہ حقیقت واضح ہوتی جارہی ہے کہ چھوٹی اورتنہا چیزیں طوفان وحوادث کے سامنے اپنا وجود کھوبیٹھتی ہیں۔ اس کے برعکس جو متحد ہوتی ہیں وہ ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرتی ہیں۔ قرآن واحادیث میں انہیں باربار وحدت قائم رکھنے کی تلقین دی گئی ہے، ہدایت دی گئی ہے کیونکہ اگر مسلمانوں کی صفیں منتشر ہوں تو باطل اپنی پوری قوتوں کے ساتھ انہیں اور منتشر کرنے کی سعی کرے گا۔ اسی بنیادی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسلام نے دنیا کے تمام مسلمانوں کو وحدت برقرار رکھنے پر زور دیا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے لئے ایک ہی قبلہ قرار دینا، مسلمانوں کے لئے ایک ہی آسمانی کتاب کا حامل ہونا، ایک ہی زبان میں مذہبی فرائض انجام دینا، اپنے درمیان سے جغرافیائی ونسلی اختلاف کو مٹا کر پرچم توحید کے سایہ میں اکٹھا ہونا وغیرہ سب اسی وحدت کی نشان دہی کرتے ہیں اور اس لئے تائید تکمیل تک پہنچانے کے لئے دنیا کے تمام مسلمانوں کو حج کے پر شکوہ مراسم اداکرنے کے احکام دئے تاکہ امت مسلمہ وحدت کے ذریعہ ایک دوسرے کے ساتھ اپنے اجتماعی سلسلے کو اور زیادہ مستحکم بناسکے۔

مذکورہ بالا کلمات سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ ہر سال کئی لاکھ مسلمان پاک سرزمین پر اکٹھا ہوتے ہیں۔ یہ عظیم الشان اجتماع وحدت مسلمین کے لئے بہترین راہ عمل ہے لہٰذا تمام مسلمان اس اجتماع میں باہم متحد ومتفق ہوکر عالم اسلام کو درپیش مسائل کا حل تلاش کریں۔

دشمنان اسلام اورطاغوتی طاقتوں کے خلاف ایک ایسی حکمت عملی تیارکریں کہ جس پر عمل پیرا ہوکر مسلمان ان کے خلاف ایک عالمی پیمانہ پر اپنا ایک باعزت مقام حاصل کرسکتے ہیں۔

مختلف ملکوں کے مسلمان ایک دوسرے سے ربط پیدا کریں اور باہم روابط وتعلقات کو فروغ دینے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنے ثقافتی اور اجتماعی امور میں ایک انقلاب پیدا کرسکیں جوان کی ترقی کے ساتھ ساتھ تمام دنیا میں اسلام اور اسلامی تعلیمات کی حاکمیت کا موجب وضامن بنے گا۔

غرضیکہ حج وحدت مسلمین کا نام ہے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اس کے عبادی پہلو کے ساتھ ساتھ اجتماعی اور سیاسی پہلو کو بھی مدنظر رکھیں۔

اب آخر میں کچھ پیغام امام خمینیؒ کے حج کے عنوان پر رقم کرنا چاہتا ہوں۔جس میں انہوں نے دنیا کے تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

۱۔ اس فرزند توحید وبت شکن جہاں حضرت ابراہیمؑ نے ہمیں اور تمام انسانوں کو یہ سبق دیا ہے کہ اللہ کی راہ میں قربانی پیش کرنا توحیدی اور عبادی پہلو سے زیادہ سیاسی اور اجتماعی اقدار کے پہلوؤں کا حامل ہے۔

۲۔ توحید کی ہر ندا اور آواز مکہ ہی سے بلند ہوئی ہے اس لئے ہم کو بھی ان کی پیروی کرنی چاہئے اور ہم کو بھی توحید کا ملہ اور کلمہ توحید کی صدا اسی مقام سے بلند کرنی چاہئے۔ہمیں سخت افسوس ہے کہ اسلام اپنے مختلف پہلوؤں کے ساتھ ابھی تک پوری طرح پہچانا نہیں گیا ہے اور اپنی پوری تاریخ میں استحصالی اور استعماری پردوں کے اندر چھپا کر رکھا گیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان سیاہ پردوں کو دور ہٹادے اور مسلمانوں کی آنکھوں کو اسلام کے حقیقی نور سے منور کردے۔ آمین۔

میں حج کے عنوان پر چند الٰہی ارشادات اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام کے آئینہ اقوال وارشادات کو لکھ کر اس مضمون کو تمام کرنا چاہوں گا۔

واتمّوا الحج والعمرة لله (سورہ بقرہ ۱۹۶)

اور صرف خدا ہی کے واسطے حج اور عمرہ کو مکمل کرو:

جعل الله الكعبة البيت الحرام قياما للنّاس (سورہ مائدہ ۹۷)

خدا نے کعبہ کو (جواس کا) محترم گھر ہے لوگوں کے درمیان امن قائم رکھنے کا سبب قرار دیا ہے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم حجوا تستغنوا

حج کرو تو نگر بن جاؤ گے۔

قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الحج ينفي الفقر

حج فقر کو دور کرتا ہے۔

قال امام محمد باقر علیه السلام   الحج تسکین القلوب

حج دلوں کی تسکین کا باعث ہے۔

قال امام علی علیه السّلام   الحج جهاد کل ضعیف

حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔

قال امام محمد باقر علیه السلام   تمام الحج لقاء الامام

حج کی تکمیل امام کی ملاقات ہے۔